جناب آغا صادق صاحب

قطعات

(۱) اخوّت

نسل و زبان و رنگ کے سب تفرقے مٹے دنیا میں جب اخوت اسلام آگئی
پھر کتنے خانوں خانوں میں انسان بٹ گیا پھر عندلیب من تو دام آگئی

(۲) حرمت و حلّت

وطن کے خیر خواہوں کی خرد کی خیر ہو یارب جو کہتے ہیں کہ قدغن سے زیانِ ملک ملّت ہے
جو پرمٹ ہو تو جائز ہے نہ ہو پرمٹ تو ناجائز عجب معیارِ حرمت ہے عجب معیارِ حلّت ہے

(۳) انگور کی لڑکی

سنا ہے اب بھی روزوں میں ہے "پینے" پہ پابندی!
غنیمت ہے ہماری بھی رگِ اسلام پھڑکی ہے!
کھلی چھٹی ہے اس کو سال کے گیارہ مہینوں میں!
بڑی ہی لاڈلی انگور کی خوش بخت لڑکی ہے!

(۴)

اولاد بندی

کر کے شادی بھی ہم آباد نہ ہونے پائے — حکم حاکم ہے کہ اولاد نہ ہونے پائے
فلسفہ مغرب گمراہ کا اتنا سیکھا — دین فطرت کے سبق یاد نہ ہونے پائے

(۵)

ماؤزدہ سے

تو نے شیرازۂ ملت کو پریشان کیا — قصر مستحکم توحید کو ویران کیا
ماؤزے تنگ کا سینے پہ لگا کر بلاّ — تو نے اسلام کی توہین کا اعلان کیا

(۶)

پردہ پوشی

نام بدلے گئے فواحش کے — فسق والحاد کی بن آئی ہے!
سود تو چھپ گیا منافع میں — اور جوا قسمت آزمائی ہے!

(۷)

شیر مادر

سود کو جائز بنا لیتے ہیں اکثر یار لوگ — سود کھاتے ہیں سمجھ کر شیر مادر یار لوگ
سود اور خنزیر میں کیا فرق ہے کچھ بھی نہیں — کاش! دونوں کو سمجھ لیتے برابر یار لوگ

(۸)

اپنے وطن میں

رشوت، جوا، سود، بھنگیں شرابیں — کتنے حیا سوز، ہر سو نظارے!
شاعر نے کتنا اچھا کہا ہے! — "اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے"